1

ذیل میں حضرت مولانا نورالدین صاحب کے ایک طویل خط کے ضروری حصّہ کا عکس پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں اُنہوں نے میاں محمود احمد صاحب (جناب خلیفہِ ثانی قادیان) کے متعلق اپنی وفات سے دس ماہ پیشتر اپنی رائے کا اظہار فرمایا تھا۔ یہ گویا آپ کی آخری رائے میاں صاحب کے متعلق تھی۔ امید ہے قادیانی دوست اِس قیمتی رائے پر غور فرمائیں گے اور اس سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں گے۔ اِس دستاویزی ثبوت کے پڑھ لینے کے بعد صاف واضح ہو جائے گا کہ مولانا نور الدین صاحب جماعت لاہور کے اکابر سے بالکل مطمئن اور خوش تھے۔ برخلاف اس کے اُنہیں جناب میاں محمود صاحب اور اُن کے رفقاء سے سخت شکایت اور بیزاری تھی۔ جس کا اندازہ اُن کی رائے سے ہو سکتا ہے۔

حضرت مولانا نورالدین صاحب کے ایک تاریخی خط کا عکس

جناب خلیفۂ ثانی قادیان کے متعلق اُن کی آخری رائے

رسول کریم کو صلی اللہ علیہ وسلم خدا نے ابی داحی —
ویسے ویسے آدمی دیئے — ان کی زندگی کے آخر حصہ میں [illegible]
مرزا کو علیہ السلام کس قدر آدمی ملا — یہ بہت [illegible]
مجھ کو [illegible] بعد آپ لوگوں نے دیا — مدت تک اس
مصیبت میں رہا — جب کبھی نکلنا چاہا — ہر رنگ بدگمانی
بدظنی ہوتی رہی — آخر بحمداللہ نجات ملی — الحمدللہ رب العالمین
آپس باہم تنازع تردد ہو تو نواب — میر ناصر محمود میں
نالائق سب وجہ [illegible] — یہ بلا مت لگی ہے [illegible] نجات دے کر
پھر میں [illegible] — ہر وقت بیمار رہتا ہے — ذی الحجہ
رقم [illegible] — ۱۳ [illegible] — نورالدین

رسولِ کریم کو صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کیسے کیسے آدمی ملے۔ مرزا کو علیہ السلام کس قدر آدمی ملے۔ یہ سب فضل۔ فضل۔ فضل ہے۔ مجھے ابتدائاً آپ لوگوں نے دبایا۔ مدت تک اس مصیبت میں رہا۔ جب کبھی نکلنا چاہا رنگ برنگ مالی بدظنی ہوتی رہی۔ آخر بحمد اللہ نجات ملی۔ الحمد للہ رب العالمین۔ پھر باہم تنازع شروع ہوئے۔ نواب۔ میر ناصر، محمود، نالائق، بے وجہ جوشیلے ہیں۔ یہ بلا اَب تک لگی ہے۔ یا اللہ نجات دے۔ آمین۔ پھر میں خود بیمار ہوں۔ برسوں بیمار رہا۔ ذیابیطس کا رُخ ہے۔

والسّلام،

نور الدین۔

۱۳ مئی ۱۹۱۳ء